بتاریخ: ۱/شوال ۱۴۴۰ھ، مطابق: ۵/جون ۲۰۱۹ء **بمقام:** عیدگاہ دارالسلام، کوسہ ممبرا

خطبۂ عید الفطر ۱۴۴۰ھ، مطابق ۲۰۱۹ء

قوم وملت کی بہتری کے لئے چند اہم نصیحتیں

خطیب:

فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی حفظہ اللہ

(امیر صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی)

تفریغ واهتمام:

الطاف الرحمن ابو الکلام سلفی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

[بتاریخ: ۱رشوال ۱۴۴۰ھ، مطابق ۵رجون ۲۰۱۹ء، مقام: عیدگاہ دارالسلام کوسہ ممبرا میں فضیلۃ الشیخ عبدالسلام سلفی حفظہ کا عید الفطر کے موقع پر گراں قدر خطاب ہوا، جس میں آپ نے قوم وملت کی بہتری کے لئے کئی قیمتی نصیحت فرمائی۔ افادۂ عام کے لئے اس کی تفریغ پیش کی جارہی ہے۔]

عید کادن عبادت وخوشی کادن ہے!

إنَّ الْحَمْدَ لِلهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [آل عمران:۱۰۲]

{يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} [النساء:۱]

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا} [الأحزاب:۷۰، ۷۱]

أَمَّا بَعْدُ!

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ، وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ۔

● دینی بھائیو، بزرگو، عزیز نوجوانو، اسلامی ماؤں اور بہنوں، پیارے بچو! آج عید الفطر ہے، آپ جانتے ہیں کہ عید کا یہ دن عبادت اور خوشی کا دن ہے، اللہ تعالیٰ کے شکر کا دن ہے، لہذا اس دن ہم سارے ایمان والوں کو اللہ کے اُس نعمت پر شکر گزاری کرنی چاہئے، جو نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں رمضان المبارک کی صورت میں عنایت فرمایا، اور رمضان کی عطاو بخشش کے ساتھ، اس نے ہمیں صحت دی، حالات دئے، ایسا ماحول دیا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اور اس مہینے کے مکمل ہونے کے بعد یہ عید آتی ہے تو درحقیقت یہ شکرانے کا دن ہے، یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کی توفیق پر اللہ کا بے پناہ شکر کریں کہ اس نے ہمیں روزے کی توفیق دی تھی، قیام اللیل کی توفیق دی تھی، تلاوتِ قرآن کی توفیق دی تھی، ہم اسی کی توفیق سے اس مبارک مہینے کی خصوصیت کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرسکے، اور اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم

نے آخری عشرے میں خوب عبادتیں کیں، ہمارے جن بھائیوں نے اپنے آپ کو اپنے گھروں سے، اپنی فیملی سے، اپنے مشاغل اور کاروبار سے الگ تھلگ کر کے اللہ کے گھروں میں اعتکاف کے لئے اپنے کو فارغ کیا، اور اپنے کو اللہ سے جوڑا، اور یکسو ہو کر عبادتیں کیں یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق تھی، اور اللہ کی توفیق پر سارے ایسے نیکو کاروں کو اس کی قدر کرنی چاہئے جنہوں نے قدر کی راتوں میں اعتکاف کر کے آخری عشرے کو قدر کی رات کی تلاش کے لئے جاگا، آباد رکھا، عبادتیں کیں، اور آخری عشرے میں لیلۃ القدر کو پانے کے لئے کوششیں کیں، جس کا مل جانا ایک مہینے کی راتوں کی عبادت سے افضل ہے، یہ سب اللہ کے فضل وتوفیق سے ہوا ہے۔ اس لئے اس عید کی مناسبت پر ہم سب کو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے، جو نعمت اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے عطا فرمائی تھی کہ ہم گنہاروں کو اس مبارک مہینے میں بخش دے، یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے، اور کتنا بڑا فضل ہم پر تھا کہ اس نے یہ مہینہ صرف اس لئے ہمیں عطا فرمایا تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اور بندگی کریں، اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کریں، اور اگلی زندگی عہد بند ہو کر کے فرما برداری کی گذاریں، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے، اسی لئے فرمایا گیا: ”جس نے اس انعام ونعمت، اور بخشش کے چانس کو پا کر کے بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش نہیں کرالی تو وہ محروم ہوگیا“[1]۔

اللہ تعالیٰ نے اس طرح یہ نعمت عطا فرمائی تھی، اس لئے یہ بہت بڑی شکرگذاری کی بات ہے، اور اس اعتبار سے یہ دن شکرگذاری وعبادت کا دن ہے۔

❂ یہ عید عبادت کا دن ہے، لہٰذا اس عبادت کے دن اور وقت نیز عبادت کے عمل کو، عبادت کے ماحول اور سوچ کے ساتھ انجام دینا چاہئے۔

میرے بھائیو! جب مسلمان اس بات کو سمجھتا ہے کہ یہ عید عام تہوار نہیں ہے، جیسے: عام تہواروں میں گل چھرے اڑائے جاتے ہیں، آدمی آزادی کے ساتھ آزادانہ عمل کرتا ہے، ساری پابندیوں کو توڑ دیتا ہے، ہمارا عید اس

---

[1] صحیح: ((سنن النسائی: ۲۱۰٦)), ((مسند أحمد: ۷۱۴۸))، اس لفظ کے ساتھ: ”من حُرِم خيرها فقد حُرِم“۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور ((سنن الترمذي: ۳۵۴۵)) میں ہے: ”رغم أنف رجل دخل عليه رمضان، ثم انسلخ قبل أن يغفر له“۔

سے بہت مختلف ہے۔

میرے بھائیو! ہمارا تہوار وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سالانہ دو عیدوں کی شکل میں دی ہیں، آپ ﷺ نے مدینہ میں آکر جس کو ان الفاظ میں بیان فرمایا: ''كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا، وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى''[۱] کہ لوگوں کے یہ تہوار جو چل رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان تہواروں کے مقابل میں تمہیں دو عیدیں دی ہیں، ان دو عیدوں کے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے اُن تہواروں سے بہتر ہیں۔

آپ دیکھیں کہ دنیا میں تہوار کس طرح منائے جاتے ہیں، تہواروں کا انداز اور چلن کیسا ہوتا ہے، تہواروں کا کلچر اور تہذیب کیسا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے سال میں ہمیں جو دو عیدیں دی ہیں ان دونوں عیدوں کو عبادت قرار دیا ہے۔

دیکھئے! ہم اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے، چھوٹے، بڑے، اور مرد وعورتوں کو لے کر کسی میدان میں جمع ہوتے ہیں، اسلام کے شعار کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اللہ کی کبرائی کا غلغلہ بلند کرتے ہوئے، اس کی توحید کا آوازہ بلند کرتے ہوئے، اور پھر اللہ کے لئے ہم دوگانہ پڑھتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، اس لئے یہ تہوار عبادت ہے، عبادت کے اس دن کو اللہ تعالیٰ نے خوشی کا دن قرار دیا۔

✪ یہ خوشیاں ہمارے لئے ہیں، لیکن خوشیاں منانے کا، غمی منانے کا اسلام کا ایک دستور وضابطہ ہے، خوشی منانے کے لئے ایک مسلمان کو، مرد وعورت کو، امیر وغریب کو، نوجوان اور بوڑھے کو، ہماے نوجوان بچے اور بچیوں کو کبھی بھی اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اتنے عظیم اور اہم دن میں آزادی اور تہوار کے نام پر، خوشی کے نام پر وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدوں کو پار کریں، وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حرمات کو پامال کریں۔ آپ سوچئے کہ ہم یہاں اتنی بڑی تعداد میں اللہ کی کبرائی، عبادت اور اسی طرح اجتماعیت کے مظاہرے کے لئے جمع ہوئے ہیں، شعار اسلام کے اعلان کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں، لہٰذا یہاں سے

[۱] ((سنن النسائي: ١٥٥٦))، ((سنن أبي داود: ١١٣٤))۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نکلنے کے بعد آج ہی کے دن اگر ہمارے بچے اور بچیاں میلوں میں جائیں، ہماری عورتیں میلوں میں جائیں، اور اسی طرح عید کی حرمتوں کو پامال کرنے والے اعمال کو کریں، بالکل آزادانہ، بے پردہ ہو کر جائیں، اور اگر ہمارے نوجوان اس عظیم دن کو، اس عید کے شکرانے کے دن کو، اس عید کے کبرائی اور عبادت کے دن کو، حرام اعمال میں استعمال کرتے ہوں تو سوچئے کہ کتنی حسرت وافسوس کی بات ہے۔

❂ اس لئے میں یہ بات یہاں دارالسلام کی عیدگاہ پر جمع اپنے تمام بھائیوں سے بالخصوص اپنے نوجوانوں سے، بالخصوص اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ **آج کا دن عبادت کا دن ہے، اللہ کی کبرائی کا دن ہے، شعار اسلام کے مظاہرے کا دن ہے، آپ آج کے دن اللہ کی حرمتوں کو، رمضان کے اس مقدس مہینے کے گذرتے ہی اگر پامال کرتے ہیں، تو آپ سوچئے کہ ہم نے کیا پایا؟ ہم نے کیا کیا؟ ہم نے کونسا تقویٰ جمع کیا؟؟**

❂ جس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مبارک مہینے میں ہماری تربیت اور ٹریننگ کا سسٹم ایسا رکھا تھا کہ ہم پر حلال چیزوں کو حرام کر رکھا تھا، اس نے ہماری ٹرینگ حلال ومرغوب چیزوں سے پابندی کرا کے کرائی، تاکہ تم حلال اور مرغوب چیزوں سے بچو، تاکہ تمہاری زندگیوں میں حرام چیزوں سے بچنا آسان ہو جائے، اگر ایک مرد وعورت کو، اور نوجوان بچے اور بچیوں کو رمضان سے یہ سبق نہیں ملا کہ ہم نے رمضان میں اللہ کے ہی حکم سے بھوکا، پیاسا رہنا قبول کیا، بیوی، شوہر ایک دوسرے سے دور رہنا انہوں نے منظور کیا، تو آپ یہ بتاؤ کہ رمضان کے مہینے میں جب ہم نے حلال ومرغوب چیزوں کو اللہ کے حکم سے چھوڑا تھا تو رمضان گذر جانے کے بعد اللہ ہی کے حکم سے ہم نے حرام چھوڑنے کا تہیا کیوں نہیں کیا؟ اور یہ کیوں نہیں سمجھا کہ ہم نے ٹرینگ وتربیت لی ہے، ہماری ذہن سازی ہوئی ہے اب ہمارے دماغ کا خلجان ختم ہو گیا۔ ہم نے سبق حاصل کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حلال چیزوں سے پابندی اس لئے کرائی تھی تاکہ میرے بندوں کو حرام چیزوں سے پابندی کرانا نظریاتی اور عملی طور پر آسان ہو جائے، میرا بندہ یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے جب ہم حلال چیز چھوڑتے ہیں تو اللہ ہی کے حکم سے حرام چیز کیوں نہیں چھوڑیں گے۔

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [البقرة: ۱۸۳] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری زندگی حرام چیزوں سے بچنے والی زندگی بن جائے اسی لئے تو روزہ فرض کیا اور روزوں میں حلال چیزوں سے بچنے کا پابند کیا۔

میرے بھائیو! اس لئے اس بات کا خیال رکھنا ضرری ہے۔

میں آپ سے آج کے اس عظیم اجتماع میں، دین اور غیرتِ اسلام، نیز مسلمانوں کی عزت وغیرت کا حوالہ دے کر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان حرام میلوں اور حرام اختلاط کی مجسلوں سے دور رہو، جو عید کے نام پر کلچر تہوار کی طرح بن چکے ہیں۔

✪ میرے بھائیو! ہمارے یہاں روایتی تہوار کا کوئی تصور نہیں، ہمارے یہاں عید کا تصور ہے، اگر اس کا ترجمہ تہوار کا ہوگا تو عبادت اور اللہ کی بڑائی کا تصور ہمارے دماغ میں آنا چاہے۔

عید کا اجتماع ہمیں ایک پیغام دیتا ہے

ہم عید کے دن اللہ کے حکم سے پوری فیملی کے ساتھ ایک میدان میں جمع ہوتے ہیں، اس موقع پر یہ تصور ہمارے ذہنوں میں ہونا چاہئے کہ ایسے ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم سب کو جمع فرمائے گا، ایسے ہی جمع کرے گا: چھوڑا، بڑا، جوان، بوڑھا، مرد وعورت سب ہوں گے سارا کنبہ قبیلہ ہوگا، ساری انسانیت ہوگی، لہذا یہ سبق کا دن ہے۔

اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ عید کا دن خوشی کا دن یقیناً ہے لیکن خوشی کے دن حرام عمل کا ارتکاب جرم ہے، وہ بھی عید ہی کے دن اس مبارک مہینے کے گذرنے کے فوراً بعد ہی۔ اس عظیم دن میں اگر حرمتیں پامال ہوں تو آپ بتائیے کہ جرم کتنا بڑا ہو جائے گا۔

انسان کی پیدائش کا مقصد

میرے بھائیو! اس موقع پر ایک بات آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بندگی کے لئے

پیدا کیا ہے، اللہ نے ہماری پیدائش کا مقصد بتایا ہے کہ: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} [الذاریات: ۵٦] یعنی ہم نے سارے انسانوں، جناتوں کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے، ہم اللہ کے بندے ہیں۔اے اللہ کے بندو! سوچو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں اپنی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

❂ اور عبادت ہر اس قول و عمل کو کہتے ہیں جس سے اللہ راضی ہو، لہٰذا وہ بات کرو جس سے اللہ راضی ہو، وہ کام کرو جس سے اللہ راضی ہو، اللہ تعالیٰ نے اسی لئے ہمیں پیدا کیا ہے۔اور یہ دنیا کے سارے وسائل اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے ذریعہ اور ضرورت ہیں، اسے ضرورت کے تحت استعمال کرو، اسے ضرورت سمجھو، مقصد نہ سمجھو۔

میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہلواتا ہے کہ اے نبی کہئے کہ: {قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الأنعام: ۱٦۲] میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

میرے بھائیو! اس اجتماع میں، اس عید کے دن ہمیں اس پیغام کو بہت مضبوطی کے ساتھ لینا چاہئے اور یہ سوچ ہمارے یہاں بہت مضبوطی کے ساتھ عام ہونا چاہئے کہ ہماری زندگی، ہماری موت اور جو کچھ ہمارے ساتھ جڑا ہوا ہے سب اللہ کے لئے ہے۔

نیکی اور عبادت پر مداومت

اسی طرح میرے بھائیو! اس موقع پر میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ دیکھئے کہ اسلام میں ایک بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ جو نیکی ہم کریں، اس پر مداومت برتیں، اللہ کی بندگی میں لگے رہیں، ایسا نہیں کہ نیکی کی اور چھوڑ دیا، کبھی بندگی کی اور چھوڑ دیا۔

❂ آپ سب اللہ کے فضل و توفیق سے رمضان میں عبادت کے لئے امڈ پڑے، ہم مسلمانوں نے پوری پابندی کے ساتھ پنج وقتہ نمازیں پڑھی ہیں، لیکن بتائیے کہ جس اللہ نے رمضان ہی میں نہیں بلکہ ہر شب و روز

میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہے، اب ان کے لئے کیا جواز ہے، ان کے لئے کیا گنجائش ہے کہ رمضان گذرتے ہی فرائض ترک کئے جارہے ہیں؟

اگر وہ رمضان گذر جانے کے بعد پھر فرائض کے چھوڑنے والے بن جائیں تو کیا ان کے لئے خطرہ نہیں ہے؟؟۔

اس لئے آپ سب کو نصیحت ہے کہ اے اللہ کے بندو! جیسے ہم نے رمضان میں فرائض ونوافل کی خوب پابندی کی، ویسے ہی رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کی فرض کی ہوئی عبادتوں سے غافل نہ رہو، فرض کی ہوئی نماز سے غافل نہ رہو، اگر ایسا کیا گیا تو یہ خطرناک ہوگا۔

آپ ﷺ تو نفلی عبادتوں کو پابندی سے انجام دیتے تھے، حدیث میں آتا ہے کہ: **"كانَ رَسولُ اللهِ ﷺ إذا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ"** (۱)، نبی ﷺ کا ہر عمل ہمیشگی واستمرار کا عمل ہوتا تھا۔

✪ اسی طرح ہمارے یہاں بھی فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل پر بھی مداومت ہونی چاہئے، اللہ سے دعا کریں کہ جیسے ہم نے رمضان میں قیام اللیل کیا، تراویح پڑھی - یہ تہجد ہی ہے - ہمیں سالہا سال اسے اپنی زندگی میں اختیار کرنے کی توفیق دے، تبھی تو یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی لالچ ہے، اور وہ عبادتیں جو نفلی ہیں ان پر مداومت، اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل کی اس کو رغبت ہے۔

✪ کیا آپ جانتے ہیں کہ فرائض کا چھوڑا کتنا بڑا مجرمانہ عمل ہے؟ نماز چھوڑنا بالاتفاق پوری امت کے کفر ہے۔ آپ چھوٹے، بڑے سب بتائیں! کہ کیا ہمارے دماغ کے کسی گوشے میں یہ بات ہے کہ نماز چھوڑنا کفر ہے، یہ کافروں جیسا عمل ہے، اور بہت سے علماء کہتے ہیں: "جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑا وہ کافر ہوگیا" (۲)۔

آپ اس عظیم اجتماع میں، اس یومِ عید میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرکے یہاں سے جائیں کہ جو فرائض وواجبات ہیں ہم اسے کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ یہ ہم اس وقت سمجھ سکیں گے جب جانیں گے کہ ترکِ صلاۃ کفر کا عمل

---

(۱) ((صحيح مسلم: ۷۴۶)) وفي رواية: "كان عمله ديمةً"۔ ((صحيح البخاري: ۱۹۸۷))، ((صحيح مسلم: ۷۸۳))۔

(۲) تارک صلاۃ کے مسئلہ میں اہل علم کو تفصیلی علم رکھنا چاہئے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: ((المغني لابن قدامة))، ((حكم تارك الصلاة لابن تيمية))، ((كتاب الصلاة وحكم تاركها لابن القيم))، ((حكم تارك الصلاة للألباني))، ((حكم تارك الصلاة لابن عثيمين))، ((حكم تارك الصلاة عمداً حتى يخرج وقتها لتقي الدين الهلالي))، ((سبيل النجاة في بيان حكم الصلاة))۔

ہے۔

ہمارا کوئی نوجوان یہ سننے کو تیار نہیں ہے کہ اس سے کہا جائے کہ تم کفر کرتے ہو، اللہ کے فضل سے یہ ہماری غیرت ہے کہ ہمیں کفر سننا برداشت سے باہر لگتا ہے، لیکن آپ بتاؤ! کہ پیارے نبی ﷺ یہ فرماتے ہوں کہ "نماز کا چھوڑنا کفر ہے"[۱]۔اس کے باوجود ہم اس کفر کو قبول کریں، تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔اسی لئے عبادتوں پر پابندی کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} [آل عمران:۱۰۲]

اے ایمان والو! سب اللہ سے ڈرو، اور جیسے ڈرنے کا تقاضا ہے ڈرتے رہو، یہاں تک کہ جب تمہاری موت آئے تو تم تقویٰ اور سنت پر مرو۔ لہذا تاحیات عبادتوں کا اہتمام ضروری ہے۔

فتنوں کے دور میں خصوصی طور پر اپنے علماء سے جڑے رہیں

ایسے ہی اس اجتماع کے دن مسلمانوں کو یہ بتانا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ ہر دور میں فتنے پیدا ہوتے رہتے ہیں، کوئی دور فتنوں سے خالی نہیں ہوتا، اور ہم تو قیامت سے قریب کے دور میں ہیں، قیامت ہم سے قریب آرہی ہے، ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم کس طرح کے فتنوں میں مبتلا ہیں۔

- **اور آپ یہ جانیں کی فتنوں کی سب سے پہلے پہچان علماء کو ہوتی ہے، اس لئے کبھی بھی امت اور جماعت فتنوں سے بچ نہیں سکتی، اگر وہ فتنوں میں علماء سے آگاہی اور رہنمائی حاصل نہیں کرے گی، اور فتنوں کے تئیں علماء کا جو موقف ہے اسے اپنا موقف نہیں بنائے گی۔**

اسی لئے اس موقع پر میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے عزیز نوجوان، ہمارے دنیوی علوم میں تعلیم یافتہ وہ اسپرٹ بچے جو دین میں اسپرٹ نہیں ہیں، وہ یہ بتائیں کہ کیا وہ دین میں بھی اسپرٹ ہیں، کیا وہ کتاب وسنت کے بھی ماہر ہیں؟ **کیا وہ علماء کی رہنمائی سے آزاد ہو کر بلندئ اسلام اور عظمت اسلام کا کام کر سکتے ہیں؟ ایسا**

---

[۱] دیکھئے: ((صحيح مسلم: ۸۲))، ((سنن أبي داود: ۴۶۷۸))، ((سنن الترمذي: ۲۶۲۱))، ((سنن النسائي: ۴۶۳))، ((سنن ابن ماجه: ۱۰۷۹))، ((مسند أحمد: ۲۲۹۳۷))۔

تصور رکھنا کبھی بھی صحیح نہیں ہوسکتا۔ اور اگر اس طرح کے اعمال ہماری عوام بالخصوص نوجوان انجام دیں گے، جو علماء کے فتوے اور ان کی رہنمائی کے خلاف ہوں گے تو فتنے آئیں گے۔

❂ یہ یاد رکھئے کہ علماء فتنے کو سب سے پہلے پہچانتے ہیں، اور عوام بعد میں پہچانتی ہے، جب فتنہ اپنا کام کر جاتا ہے، اپنی ہلاکتیں اور مصیبتیں اور تباہیاں پھیلا جاتا ہے تب جا کر کے عوام کے سمجھ میں آتا ہے کہ یہ فتنہ تھا، تب جا کر کے نوجوانوں کے سمجھ میں آتا ہے، لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے علماء کو امت و جماعت کا سربراہ بنایا ہے، اور جماعتی زندگی کو عزت کی، تحفظ کی، اور خیر و رحمت کی زندگی قرار دیا ہے، اسی لئے کہا علماء سے الگ نہیں ہونا، جماعتوں سے الگ نہیں ہونا ورنہ ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے، اللہ تعالی کے اس شرعی نظام کا مقصد یہی ہے کہ اپنے علماء سے جڑے رہو تاکہ فتنوں سے بچ کر کامیاب و کامران ہوسکو۔

❂ علماء انبیا کے وارث ہیں، تو جس طرح کوئی امت اپنے نبی کی مخالفت کر کے کامیاب نہیں ہوئی ایسے ہی کوئی قوم اور جماعت علماء کی مخالفت کر کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جو لوگ علماء کے خلاف پروپیگنڈے کرتے ہیں، ذرائع ابلاغ: سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ یا تو یہ نادان ہیں، یا کسی سازش کے شکار ہیں، نادانی جہالت ہے، یہ جہالت میں مبتلا ہیں۔ اور سازشی طبقہ یہ چاہتا ہے کہ امت کو علماء سے کاٹ دیا جائے، اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اس طرح انہیں دین اور سنت سے کاٹ دیا جائے۔

❂ اس لئے جو لوگ علماء کا مزاق اڑاتے ہیں، اللہ کی قسم دیکھا جاتا ہے کہ وہ سنتوں کا مزاق اڑاتے ہیں، وہ اللہ کے دین کا بھی مزاق اڑاتے ہیں، وہ اسلامی شعائر: داڑھی اور کرتے پاجامے کا بھی مزاق اڑاتے ہیں، وہ کوئی بھی ہوں۔

آپ تجربے سے دیکھ لو کہ جو علماء کی عزتوں پر حملے کرتے ہیں، جو دین کی عزتوں پر حملے کرتے ہیں، جو مسلکِ محمدی کے خلاف باتیں کرتے ہیں، اور جو مسلکِ رسول ﷺ کے خلاف باتیں کرتے ہیں ان کو دیکھ لیجئے کہ ان کی زندگیاں کیسی ہیں؟ یا تو وہ شرک کے فتنوں میں ہیں، یا بدعتوں کے فتنوں میں ہیں، یا تفرقوں کے

فتنوں میں ہیں۔اللہ کا ارشاد ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [النور: ٦٣]

لہٰذا میرے بھائیو! ہمیں ڈرنا چاہیئے۔اس لئے اس موقع پر میں اسلام کی اور پیارے نبی ﷺ کی نصیحت کی تذکیر کرتا ہوں۔

✪ اس موقع پر جہاں ہم اللہ کے فضل و توفیق سے جمع ہیں، اس عبادت کے مقام پر، اس خوشی کے دن، اور اللہ تعالیٰ کی کبرائی اور شعار کے مظاہرے کے موقع پر میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں بالخصوص نوجوانوں کو کہ **اگر آپ نے اپنے علماء کے خلاف کوئی موقف اپنایا ہے، تو آپ جان لیجئے کہ آپ فتنے میں پڑ گئے ہیں، چاہے وہ جہاد کا موقف ہو، چاہے حکومتوں کے تعلق سے کوئی پالیسی اور اسٹینڈ ہو، یا دوسری جماعتوں کے تعلق سے کوئی نظریہ ہو، اگر آپ نے اپنے علماء کے خلاف کوئی موقف قائم کیا تو جان لیجئے کہ آپ فتنوں میں مبتلا ہو گئے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے علماء کو ہدایت و رہنمائی کا چراغ بنایا ہے، روشنی اور ہدایت و رہنمائی ان کے پیچھے چلنے سے حاصل ہوگی، ان کی مخالفتوں سے کبھی بھی دین و دنیا کا صحیح انجام نہیں ہوگا۔**

✪ علماء کہتے ہیں: **''حکومتوں کے خلاف بغاوتیں نہ کرو، ورنہ تمہاری دنیا خراب ہو جائے گی، علما کے خلاف تم نہ جاو ورنہ تمہارا دین برباد ہو جائے گا''**[1]۔

جو علما کے خلاف کام کرتے ہیں آپ ان سے پوچھئے کہ تم اسلام سے کتنے آزاد ہو؟ اور جو لوگ دانشتہ نادانشتہ یہ غلطیاں کرتے ہوں، وہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔

کسی کے تعلق سے کوئی بات کہنا، اگر مقصد جذبہ نصیحت نہ ہو، اپنے بھائی کو خیر و بھلائی کی طرف بلانا نہ ہو تو یہ مجرمانہ عمل ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ہم جب اپنی کسی کمی و کوتاہی اور بگاڑ پر غور کرتے ہیں تو ہم سب سے پہلے اپنے آپ کو نصیحت کرتے ہیں، پھر دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں۔

---

[1] **امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں:** ''مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْعُلَمَاءِ ذَهَبَتْ آخِرَتُهُ ، وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِالأُمَرَاءِ ذَهَبَتْ دُنْيَاهُ '' (**(آداب الصحبة للسلمي: رقم:٤٢)**)

* ہمارے ہاتھوں سے علما کی عزتیں برباد نہ ہوں، ہمارے بڑوں کی عزتیں برباد نہ ہوں، ہمارے چھوٹوں پرظلم نہ ہوسکے، ہمارے بڑوں کی تعظیم،اوران کے آداب کی حرمتیں پامال نہ ہوسکیں،لہذا اس کے لئے ہمیں فکرمند ہونے کی ضرورت ہے۔

زناکاری اور سودی خوری عذاب الٰہی کو دعوت دیتی ہے

اسی طرح میں ایک بات اور کہنا چاہوں گا کہ: فتنوں میں آج ایک بہت بڑا فتنہ زنا کا ہے،بہت بڑا فتنہ سود کا ہے،آپ اس کا انکار نہیں کرسکتے ہیں،زنا بہت بڑا سنگین دینی وسماجی جرم ہے،ایسے ہی سود بہت بڑا دینی، سماجی اوراقتصادی جرم ہے۔زنا جب کسی قوم میں عام ہوتا ہے،جب سود کا کھایا جانا کسی قوم میں عام ہوتا ہے، جب سماج میں زنا کی خطرناکی نہ سمجھی جائے،اسے معیوب نہ سمجھا جائے تو ایسی قوم پر اللہ کا عذاب حلال ہوجاتا ہے۔

آج دیکھئے زنا عام ہوگیا،زنا انجوائے کا ذریعہ ہوگیا ہے،لوگ شادیاں نہیں کرنا چاہتے،ان میں بہت سارے ایسے بھی ہوتے ہیں–سب کی بات نہیں کرتا-جو اپنی آزادانہ عیاشی کی زندگیاں گذارنا چاہتے ہیں،تو میرے عزیز نوجوانو بتاو!،میری بہنوں،بیٹیو اور رات دن رونے کی باتیں کرنے والو بتاؤ! کہ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے کہ جو ہم پر مختلف قسم کی ذلتیں،پستیاں،نقبتیں اور شکست مسلط ہے یہ ایسا کیوں ہوا؟[۱]

شریعت نے ہمیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے،اوراس میں ہمارے لئے ہر حالات میں رہنمائی موجود ہے۔

* پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں:''إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللهِ''[۲]۔ کسی بستی میں اگر زناکاری اور سودخوری آئی تو اس بستی کے لوگوں نے اپنے اوپر اللہ کا عذاب حلال کرلیا۔

اگر ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بہت سارے عذاب میں مبتلا ہیں تو ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہمارے یہاں زنا کتنا عام ہے؟ ہمارے یہاں سودخوری کتنی عام ہے؟

---

[۱] اسی طرح کی بات امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کی ہے۔دیکھئے:((**الطرق الحكمية:٢٧٤**))۔

[۲] ((**شعب الايمان للبيهقي:٥١٤٣**))،((**المستدرک الحاکم: ٢٢٦١**))،وفي((**المعجم الكبير للطبراني:٤٦٠**)) **بهذا الفظ:** ''فَقَدْ أَحَلُّوا بِأَنْفُسِهِمْ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ''-وفي((**مسند أحمد:٣٨٠٩**)):''ما ظهر في قومٍ الرِّبا والزِّنا إلا أحلُّوا بأنفسِهم عقابَ اللهِ عزَّ وجلَّ''،**وصححه الألباني**۔

لہذا ان سے بچو کیونکہ یہ اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، اس سے تباہیاں آتی ہیں۔

صلہ رحمی کی ترغیب

اسی طرح ایک دوسرے کے حقوق اور عزتوں کا لحاظ رکھو، رشتے داریوں کا لحاظ رکھو، ہم لوگ اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے کی بڑی کوششیں کرتے ہیں، لیکن کچھ پہلو ایسے ہیں جو ہماری ساری کوششوں کو برباد کر دیتے ہیں، اس میں سے ایک پہلو رشتوں کو کاٹنا ہے، اپنے بھائیوں کی توہین کرنا ہے۔

میرے بھائیو! کیا ہم کبھی اس پہلو سے سوچتے ہیں کہ رشتے داریوں کی قدر بہت بڑا اور بہت عظیم عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ''جو رشتے داریوں کو جوڑیں گے، توڑنے والوں سے بھی رشتے جوڑنے کا کام کرتے ہوں گے، تو میں ان سے اپنا رشتہ جوڑوں گا، اور جو رشتے کو توڑے گا تو میں اس سے اپنا رشتہ کاٹ لوں گا''[۱]۔

یہاں ہمارے اتنے بھائی، بہن جمع ہیں کیا ہماری یہ سوچ ہے کہ اگر ہم نے رشتہ خراب کرنے کا کوئی اقدام کیا تو اللہ تعالیٰ ہم سے اپنا رشتہ کاٹ لے گا؟؟

غور کریں کہ یہ مرض کتنا عام ہے، رشتے تباہ ہیں، بھائی بھائی کے رشتے نہیں، والدین اولاد کے رشتے نہیں، عام طور پر میاں بیوی کے رشتے صحیح طور پر قائم نہیں، رشتے داریاں تباہ ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رشتے داریاں تباہ کرے گا، کاٹے گا اس سے میں اپنا رشتہ کاٹ لوں گا، اور جو جوڑے گا، اس سے میں اپنا رشتہ جوڑ لوں گا۔

سنتوں کی حفاظت کی تلقین

اسی طرح نصیحت کرتا ہوں کہ سنتوں کی حفاظت ضروری ہے، سنتوں کو ہم معمولی نہ سمجھیں، افسوس کہ سنتیں ہماری زندگیوں میں عام طور پر مذاق بن گئی ہیں، یہ بھی بہت بڑا فتنہ ہے۔ سنتوں کے خلاف ماحول، سنتوں کے

---

[۱] ((صحیح البخاري: ۴۸۳۰))، ((صحیح مسلم: ۲۵۵۴))۔ بهذا اللفظ: ”ألا ترضين أن أصل من وصلكِ، وأقطع من قطَعكِ؟ قالت: بلىٰ يا ربِّ“۔

خلاف دانش ورانہ اندازکی باتیں اور تحریکیں بہت بڑے فتنے ہیں،ان فتنوں سے بچیں۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ کر متحد ہونے کی دعوت

اسی طرح فتنوں میں سے ایک بہت بڑا فتنہ مسلمانوں کے درمیان کے اختلافات ہیں، دیکھئے ہمارے اختلافات کے حالات کس رخ پر چلے گئے۔

✪ **اختلاف کرنے والے اُن کے خلاف ساری تہمت تراشیاں کرتے ہیں،جنہوں نے امت کے اتحاد کو سب سے زیادہ ترجیح دی، وہ لوگ جنہوں نے امت کو اماموں کے ناموں پر بانٹا،بزرگوں کے نام پر بانٹا،بریلی اور دیوبند کے نام پر بانٹا، وہ اُن کو طعنہ دیتے ہیں، اُن کو گالیاں دیتے ہیں، اُن کو فتنہ کہتے ہیں جنہوں نے امت کو کتاب وسنت سے جوڑنے کا کام کیا،آج بھی الحمد للہ اُن کا کام جاری ہے۔**

آپ دیکھ لیجئے کہ امت کی مسجدوں کو کس نام سے بانٹا گیا؟ امت کے مصلیوں کو کس نام سے بانٹا گیا؟ امت کی عیدگاہوں کو کس نام سے بانٹا گیا؟ ان مسلکوں کے نام سے بانٹا گیا جس کا سلف میں کوئی تصور نہیں تھا، جس کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے، بلکہ اسلام میں کفر وشرک کے بعد سب سے بدترین عمل فرقہ وارانہ عمل قرار دیا گیا ہے۔

اسی لئے میرے بھائیو! اس موقع پر میں نصیحت کرتا ہوں کہ ان راہوں سے بچو، دیکھو کہ آپ کہاں کھڑے ہو؟ دیکھو کہ آپ کیا کر رہے ہو؟ کن کی نسبت اور نام پر یہ بٹوارے کا تسلسل جاری کئے ہو؟

اس کے باجود بھی اگر ہمارے اختلافات ختم نہیں ہوتے ،تبھی بھی ہمارا ایک موقف ہونا چاہیئے، وہ موقف یہ ہے کہ؛ سارے کلمہ پڑھنے والے بھائی، بھائی ہیں، اپنے اپنے مسئلے اور نظریئے پر اگر سب اڑے ہیں، اور وہ پلٹ کر کتاب وسنت اور سلف کے مسلک کی طرف جا کر کے اپنی اصلاح نہیں کرتے تب بھی مسلمان ہونے کی وجہ سے یہ بھائی بندی کا یہ رشتہ برقرار رکھنا چاہیئے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کسی سے مناظرہ ہوا، مناظرہ کے بعد جب دونوں ملے، اور جس موضوع پر مناظرہ تھا اس

پر باہم اتفاق نہیں ہوسکا، تو امام شافعی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”بھلے ہم جس مسئلے پر مناظرہ کر رہے تھے متفق نہیں ہوسکے، پھر بھی ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں“[۱]۔

میرے بھائیو! اس بھائی بندی کے رشتے کو ملحوظ رکھو، آپ ہی الحمد للہ سب سے زیادہ روادار رہو، آپ ہی اسلامی اخوت کا سب سے زیادہ پاسدار رہو، اور آپ ہی کے اوپر یہ ذمہ داری ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے ڈرنے والوں سے یہی کہا ہے، سنت پر چلنے والوں سے یہی کہا ہے کہ: {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا} [آل عمران: ۱۰۳]۔ اے ایمان والے تم سچے ایمان والے اسی وقت ہو گے جب سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو گے۔ اسی لئے ہم سب مل کر کے اللہ کی رسی کو تھامے رہیں۔

خواتین کو نصیحت

میرے بھائیو! اخیر میں اپنے دینی ماؤں، بہنوں کو خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اللہ سے ڈرو، آپ غور کرو کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کس طرح خواتین کو نصیحت فرمائی ہے، اللہ کے نبی ﷺ نے تمہیں کفر یعنی اپنے شوہر کی نافرمانی سے ڈرایا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی کیسی تلقین کی ہے۔ اس لئے میں اپنے دینی ماؤں، بہنوں سے یہ کہوں گا، انہیں یہ وصیت کروں گا کہ اللہ سے ڈرو۔ پیارے نبی ﷺ عید کا خطبہ صحابہ کرام میں دینے کے بعد اپنی صحابیات میں آتے تھے، اور انہیں نصیحت کرتے تھے کہ تم اللہ سے ڈرو، اپنے شوہر کی نافرمانی نہ کرو[۲]۔

✪ ایسے ہی سارے شوہروں کو نصیحت ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں، سارے اولاد کو نصیحت ہے کہ اپنے ماں باپ کے مسئلے میں اللہ سے ڈریں، کیونکہ جب حقوق تباہ ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا عذاب حلال ہو جاتا ہے۔

---

[۱] ((**تاريخ مدينة دمشق لابن عساكر: ۲۸/ ۲۳۲**)) **بسنده**۔ واضح رہے امام شافعی کا یہ موقف ان اختلافی مسائل میں اختیار کیا جانا چاہئے جو فقہی اور اجتہادی ہوں۔ اس قول سے عقدی و منہجی اختلاف کو نظر انداز کر کے **اس قدر وسیع** استدلال نہ کیا جائے کہ اہل حق اور اہل باطل کے مابین مطلوبہ تفریق ختم ہو جائے۔ جیسے سیاسی نظریہ کی حامل جماعتیں نعرہ لگاتے پھرتی ہیں کہ شیعہ سنی بھائی بھائی، سنی مرزائی بھائی بھائی۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

[۲] ((**صحيح البخاري: ۲۹**))، ((**صحيح مسلم: ۹۰۷**))۔

دعائیہ کلمات

اخیر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہماری عبادتوں کو قبول فرمائے، ہمارے روزے اور قیام کو قبول فرئے، رب العالمین ہماری تلاوتوں کو، صدقات وخیرات کو قبول فرمائے، اوراسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے آخری عشرے کی عبادتوں کو قبول فرمائے، ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جو جہنم سے آزاد ہونے والے ہیں، جنہیں رمضان میں بخشش حاصل ہوگئی۔اور اللہ تعالیٰ ہمارے بیماروں کو شفادے، ہمارے بہت سے بھائی بہت ساری اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مالی مشکلات، ان کے گھاٹے اور نقصان کی مشکلات سے انہیں نکالے، اللہ تعالیٰ ملک میں امن وامان عام رکھے، جن کے ہاتھوں میں ملک کا اقتدار ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، انہیں عدل وانصاف کی توفیق دے، اور جو ان کے تعلق سے ہماری ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو اسلام اور علماء کی رہنمائی میں ہم سمجھیں، اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر عافیت کے ساتھ جمے رہنے کی توفیق دے، اے اللہ جب تک ہم زندہ رہیں تیرے نبی کی سنت پر رہیں اور جب بھی ہماری موت ہو تو تیرے نبی کی سنت پر ہو، مسلک رسول پر ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم